URDU Gif Format

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل

المبین ختم النبیین

۱۳۲۶ھ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

رسالہ

السبین ختم النبیین ۱۳۲۶ھ

(حضور کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل)

مسئلہ ۸۸ تا ۹۴: از بہار شریف محلہ قلعہ مدرسہ فیض رسول مرسلہ مولوی ابوطاہر نبی بخش صاحب
۱۸ ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — حامدا و مصلیا و مسلما

امّا بعد بست و پنجم ماہ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ شب سہ شنبہ کو مولوی سجاد حسین و مولوی مبارک حسین صاحب مدرسین مدرسہ اسلامیہ بہار نے طلبا تعلیم دادہ وعظ میں فرماتے تھے کہ خاتم النبیین میں "النبیین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے، جب دوسرے روز مسجد چوک میں مولوی ابراہیم صاحب نے (جو بالفعل مدرسہ فیض رسول میں پڑھتے ہیں) اثنائے وعظ میں آیہ کریمہ:

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین[1]۔ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ (ت)

تلاوت کرکے بیان کیا کہ النبیین میں جو لفظ النبیین مضاف الیہ واقع ہوا ہے اس لفظ پر الف لام

---

[1] القرآن الکریم ۳۳/ ۴۰

استغراق کا ہے بایں معنی کہ سوائے حضور پرنور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے کوئی نبی نہ آپ کے زمانہ میں ہوا اور نہ بعد آپ کے قیامت تک کوئی نبی ہو نبوت آپ پر ختم ہوگئی، آپ کل نبیوں کے خاتم ہیں، بعد وعظ مولوی ابراہیم صاحب کے راحت حسین طالب علم مدرسہ اسلامیہ بہار کے مجاور درگاہ نے باعانت بعض معاون روپوش بڑے دعوے کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کی تقریر مذکور کی تردید کی اور صاف لفظوں میں کہا کہ لفظ "النبیین" پر الف لام استغراق کا نہیں ہے بلکہ عہد خارجی کا ہے چونکہ یہ مسئلہ عقائد ہے لہٰذا اس کے متعلق چند مسائل نمبروار لکھ کر اہل حق سے گزارش ہے کہ بنظر احقاق حق ہر مسئلہ کا جواب باصواب بحوالہ کتب تحریر فرمادیں تاکہ اہل اسلام گمراہی بدعقیدگی سے بچیں:

(۱) راحت حسین مذکور کا کہنا کہ "النبیین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے استغراق کا نہیں۔ یہ قول صحیح اور موافق مذہب منصور اہل سنت وجماعت کے ہے یا موافق فرقہ ضالہ زیدیہ کے؟

(۲) نفی استغراق سے آیۂ کریمہ کا کیا مفہوم ہوگا؟

(۳) برتقدیر صحت نفی استغراق اس آیہ سے اہل سنت کا عقیدہ کہ حضور پرنور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کل انبیاء کے خاتم ہیں، ثابت ہوتا ہے کہ نہیں اور اہل سنت اس آیہ کو مثبت خاتمیت کاملہ سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(۴) اگر آیت مثبت کلیت نہیں ہوگی تو پھر کس آیت سے کلیت ثابت ہوگی اور جب دوسری آیت مثبت کلیت نہیں تو اہل سنت کے اس عقیدے کا ثبوت دلیل قطعی سے ہرگز نہ ہوگا۔

(۵) جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پُرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کُل انبیاء کے خاتم نہیں ہیں، اس کے پیچھے اہلسنت کو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۶) اس باطل عقیدے کے لوگوں کی تعظیم وتوقیر کرنی اور ان کو سلام کرنا جائز ہوگا یا ممنوع؟

(۷) کیا سُنی حنفی کو جائز ہے کہ جو شخص حضور پُرنور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو کُل انبیاء کا خاتم نہ سمجھے اس سے دینی علوم پڑھیں یا اپنی اولاد کو علم دین پڑھنے کے واسطے ان کے پاس بھیجیں، فقط المستفتی محمد عبداللہ۔

دلائل خارجیہ[ع۱]

دلیل اوّل: توضیح ص ۱۰۰ میں ہے:

الاصل ای الراجح ھو العھد الخارجی

اصل یعنی راجح عہد خارجی ہی کا ہے اس لئے عہد خارجی

[ع۱] چونکہ خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی کے قائل ہیں لہٰذا خارجیہ لکھے گئے ہیں ۱۲

لانه حقیقة التعیین وکمال التمییز۔[1] حقیقتِ تعیین اور کمال تمیز ہے۔

پس جب عہدِ خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔

دلیل دوم: نور الانوار صفحہ ۸۱ میں ہے:

یسقط اعتبار الجمعیة اذا دخلت علی الجمع۔[2] جب لام تعریف جمع پر داخل ہو تو اعتبارِ جمعیت ساقط ہوجاتا ہے۔

پس نبیین کہ صیغۂ جمع ہے، جب اس پر الف لام تعریف داخل ہُوا تو نبیین سے معنی جمعیت ساقط ہوگیا اور جب معنی جمعیت ساقط ہوگیا تو الف لام استغراق کا ماننا صحیح نہیں ہوسکتا۔

دلیل سوم: یہ امر مسلّم ہے کہ مضاف مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے، پس جب فردِ واحد اس کل کے طرف مضاف ہو جس میں وُہ داخل ہے، تو وہ کل من حیث ہو کل ہونے کے کل باقی نہ رہے گا بلکہ کلیت اس کی ٹوٹ جائے گی، اور جب کلیت اس کی باقی نہ رہی تو بعضیت ثابت ہوگئی اور یہی معنٰی ہے عہد کا، اور اگر اس فردِ مضاف کو ہم اس کل کے شمول میں رکھیں تو تقدم الشیئ علٰی نفسہٖ لازم آتا ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ وجود مضاف الیہ مقدم ہوتا ہے وجود مضاف پر، پس ان دلائل سے ثابت ہوا کہ النبیین میں الف لام عہد خارجی کا ماننا چاہئے۔

الجواب

حضور پُرنور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علیہ وعلیہم اجمعین کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء ومرسلین بلاتاویل وبلاتخصیص ہونا ضروریاتِ دین سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنٰی شک وشبہہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے، آیۂ کریمہ ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین[3] (لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔ ت) وحدیث متواتر لا نبی بعدی[4] (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ت) سے تمام امت مرحومہ نے سلفاً وخلفاً یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم بلاتخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیامِ قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔ فتاوٰی یتیمۃ الدہر واشباہ والنظائر وفتاوٰی عالمگیریہ وغیرہا میں ہے:

---

[1] التوضیح والتلویح قولہ ومنہا الجمع المعرف باللام نورانی کتب خانہ پشاور ۱/۱۳۶

[2] نور الانوار بحث التعریف باللام والاضافۃ مکتبہ علمی دہلی ص ۸۱

[3] القرآن الکریم ۳۳/۴۰

[4] صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۹۱

اذا لم یعرف الرجل ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔[1]

جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام انبیاء میں سب سے پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں کہ حضور کا آخر الانبیاء ہونا ضروریاتِ دین سے ہے (ت)

شفاء شریف امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ میں ہے:

کذٰلک (یکفر) من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم او بعدہ (الی قولہ) فھؤلاء کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لانہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اخبر انہ خاتم النبیین ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالٰی انہ خاتم النبیین وانہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علی حمل ان ھذا الکلام علی ظاھرہ وان مفھومہ المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر ھؤلاء الطوائف کلھا قطعا اجماعا وسمعا۔[2]

یعنی جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر ہے (اس قول تک) یہ سب نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی کہ وہ خاتم النبیین ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالٰی کی جانب سے یہ خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات واحادیث اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا اور رسول کی مراد ہے نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکم اجماعِ امت وبحکم قرآن وحدیث سب یقیناً کافر ہیں۔

امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ العالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:

ان الامۃ فھمت من ھذا اللفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا وعدم رسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص ومن اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیان لا یمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لھذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مؤول

یعنی تمام اُمتِ مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے وُہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں تو جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ

---

[1] الاشباہ والنظائر باب الردۃ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱/ ۲۹۶
فتاوٰی ہندیہ باب احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۶۳
[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی تحقیق القول فی اکفار المتأولین شرکت صحافیہ فی البلاد العثمانیہ ترکی ۲/ ۷۱-۲۷۰

ولا مخصوص[1] اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بک یا سرسامی کی بہک ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نصِ قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔

عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں:

تجویز نبی مع نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم او بعدہ یستلزم تکذیب القراٰن اذ قد نص علٰی انہ خاتم النبیین واٰخر المرسلین وفی السنۃ انا العاقب لا نبی بعدی واجمعت الامۃ علی ابقاء ھذا الکلام علی ظاھرہ وھذہ احدی المسائل المشھورۃ التی کفرنا بھا الفلاسفۃ لعنھم اللہ تعالٰی۔[2]

ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا تکذیب قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآن عظیم تصریح فرما چکا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں، اور حدیث میں فرمایا: میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور تمام اُمت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے یعنی عموم واستغراق بلاتاویل وتخصیص اور یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو، اللہ تعالٰی ان پر لعنت کرے۔

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی کتاب المعتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں:

بحمدہ اللہ تعالٰے ایں مسئلہ درمیان اسلامیان روشن تر ازاں ست کہ آں را بکشف وبیان حاجت افتد خدائے تعالٰے خبر داد کہ بعد از وے صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نبی دیگر نباشد ومنکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلاً در نبوت او صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم معتقد نباشد کہ اگر برسالت او معترف بودے وے را در ہرچہ ازاں خبر داد صادق دانستے وبہماں حجتہا کہ از طریق تواتر رسالت او بیش ما درست شدہ ایں نیز درست شد کہ وے صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم باز پسیں پیغمبران ست در

بحمد اللہ تعالٰے یہ مسئلہ اہلِ اسلام کے ہاں اتنا واضح اور آشکار ہے کہ اسے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں، اللہ تعالٰے نے خود اطلاع فرما دی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص اس کا منکر ہے تو وہ تو اصلاً آپ کی نبوت کا معتقد نہیں کیونکہ اگر آپ کی رسالت کو تسلیم کرتا تو جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس کو حق جانتا جس طرح آپ کی رسالت ونبوت تواتر سے ثابت ہے اسی طرح یہ بھی تواتر سے ثابت ہے کہ حضور تمام انبیاء کے آخر میں تشریف لائے ہیں اور اب

---

[1] الاقتصاد فی الاعتقاد امام غزالی المکتبۃ الادبیۃ مصر ص ۱۱۴

[2] المعتقد المنتقد بحوالہ المطالب الوفیہ شرح الفرائد السنیہ تجویز نبی بعدہ کفر مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی ص ۱۵

زمانِ او و تا قیامت بعد از وے ہیچ نبی نباشد و ہر کہ دریں بہ شک ست دراں نیز بہ شک ست و نہ آں کس کہ گوید کہ بعد او وے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود و آں کس نیز کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر ست اینست شرط درستیِ ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[1]۔

تا قیامت آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جس کو اس بارے میں شک ہے اسے پہلی بات کے بارے میں شک ہوگا، صرف وہی شخص کافر نہیں جو یہ کہے کہ آپ کے بعد نبی تھا یا ہے یا ہوگا بلکہ وہ بھی کافر ہے جو آپ کے بعد کسی نبی کی آمد کو ممکن تصور کرے، خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان درست ہونے کی شرط ہی یہ ہے (ت)

بالجملہ آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین[2] مثل حدیث متواتر لا نبی بعدی[3] قطعاً عام اور اس میں مراد استغراقِ تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل وتخصیص نہ ہونے پر اجماعِ امت خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام، یہ ضروریاتِ دین سے ہے اور ضروریاتِ دین میں کوئی تاویل یا اس کے عموم میں کچھ قیل وقال اصلاً مسموع نہیں جیسے آج کل دجال قادیانی بک رہا ہے کہ "خاتم النبیین سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج وتابع ہوکر آئے کچھ حرج نہیں" اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے، یا ایک اور دجال نے کہا تھا کہ تقدم عہ۱ "تاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں خاتم بمعنی آخر لینا خیالِ جہال ہے بلکہ خاتم النبیین بمعنی نبی بالذات ہے"۔ اور اسی مضمون ملعون کو دجال اول نے یوں عہ۲ ادا کیا کہ "خاتم النبیین بمعنی افضل النبیین ہے" ایک اور مرتد نے لکھا "خاتم النبیین عہ۳ ہونا حضرت رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا بہ نسبت اس سلسلہ محدودہ کے ہے نہ بہ نسبت جمیع سلاسل عوالم کے پس اور مخلوقات کا اور زمینوں میں نبی ہونا ہرگز منافی خاتم النبیین کے نہیں جو جمع محلے باللام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں"، چند اور خبیثوں نے

عہ۱ تحذیر الناس نانوتی ۱۲

عہ۲ مواہب الرحمٰن قادیانی ۱۲

عہ۳ مناظرہ احمدیہ ۱۲

---

[1] المعتقد المنتقد

[2] القرآن الکریم ۳۳/ ۴۰

[3] صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۹۱

لکھا کہ "الف لام[عــه] خاتم النبیین میں جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو اور برتقدیرِ تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لئے ہو اور برتقدیرِ حقیقی جائز ہے کہ مخصوص البعض ہو اور یہی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے کہ اکثر علماء ظنی ہونے کے قائل ہیں" ان شیاطین سے بڑھ کر اور بعض ابلیسیوں نے لکھا کہ "اہل[عــه ٢] اسلام کے بعض فرقے ختمِ نبوت کے ہی قائل نہیں اور بعض قائل ختمِ نبوت تشریعی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے"

الٰی غیر ذٰلک من الکفریات الملعونۃ والارتدادات المشحونۃ بنجاسات ابلیس وقاذورات التدلیس لعن اللّٰہ قائلھا وقاتل اللّٰہ قابلیھا۔

دیگر کفریاتِ ملعونہ اور ارتدادات جو ابلیس کی نجاستوں اور جھوٹ کی پلیدیوں کو متضمن ہے اللہ تعالٰی کی اس کے قائل پر لعنت ہو اور اسے قبول کرنیوالے کو اللہ تعالٰی برباد فرمائے (ت)

یہ سب تاویل رکیک یا عموم و استغراق "النبیین" میں تشویش و تشکیک سب کفرِ صریح و ارتدادِ قبیح، اللہ و رسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی، شریعت جدیدہ وغیرہا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحۃً خاتم بمعنی آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہر و متبادر و عموم و استغراق حقیقی تام پر اجماع کیا اور اسی بنا پر سلفاً و خلفاً ائمہ مذاہب نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا، کتب احادیث و تفسیر و عقائد و فقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں، فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی کتاب "جزاء اللّٰہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ" ۱۳۱۷ھ میں اس مطلب ایمانی پر صحاح و سنن و مسانید و معاجیم و جوامع سے ایک سو بیس ۱۲۰ حدیثیں اور تکفیر منکر کے ارشادات ائمہ و علمائے قدیم و حدیث و کتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے تیس ۳۰ نصوص ذکر کئے وللّٰہ الحمد۔ تو یہاں عموم و استغراق کا انکار خواہ کسی تاویل و تبدیل کا اظہار نہیں کرسکتا مگر کھلا کافر خدا کا دشمن، قرآن کا منکر، مردود، ملعون، خائب و خاسر، والعیاذ باللّٰہ العزیز القادر، ایسی تشکیکیں تو وہ اشقیاء "رب العلمین" میں بھی کرسکتے ہیں کہ جائز ہے لام عہد کے لئے ہو یا استغراق عرفی کے لئے یا عام مخصوص منہ البعض یا عالمین سے مراد عالمین زمانہ کقولہ تعالٰی وانی فضلتکم علی العالمین[۱] (جیسے کہ باری تعالٰی کا فرمان ہے: اور میں نے تم کو جہان والوں پر فضیلت دی۔ ت) اور سب کچھ سہی پھر عام قطعی تو نہیں خدا کا پروردگارِ جمیع عالم ہونا یقینی

[عــه] ناصر المؤمنین سہسوانی ۱۲

[عــه ٢] تحریر اسمی زندیق پشاوری ۱۲

---

[۱] القرآن الکریم ۲/۴۸

کہاں مگر الحمدللہ مسلمان نہ ان ملعون ناپاک وساوس کو رب العالمین میں سنیں نہ ان خبیث گندے وساوس کو خاتم النبیین میں،

الالعنۃ اللّٰہ علی الظالمین[1]، ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعدلھم عذابا مھینا[2]	ارے ظالموں پر خدا کی لعنت، بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (ت)

یہ طائفہ خارجیہ جن سے سوال ہے اگر معلوم ہو کہ حضور پُرنور خاتم الانبیاء و مرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین کے خاتم ہونے کو صرف بعض انبیاء سے مخصوص کرتا ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد بعثت سے جب یا اب یا کبھی کسی زمانے میں کوئی نبوت اگرچہ ایک ہی اگرچہ غیر تشریعی اگرچہ کسی اور طبقۂ زمین یا کنج آسمان میں اگرچہ کسی اور نوع غیر انسانی میں واقع مانتا یا باوصف اعتقاد عدم وقوع محض بطور احتمال شرعی و امکان وقوعی جائز جانتا یہ بھی سہی مگر جائز و محتمل ماننے والوں کو مسلمان کہتا یا طوائف ملعونہ مذکورہ خواہ ان کے کبراء یا نظراء کی تکفیر سے باز رہتا ہے تو ان سب صورتوں میں یہ طائفہ خود بھی قطعاً یقیناً اجماعاً ضرورۃً مثل طوائف مذکورہ قادیانیہ و قاسمیہ و امیریہ و نذیریہ و امثالہم لعنہم اللہ تعالٰی کافر و مرتد ملعون ابد ہے، قاتلہم اللہ انی یؤفکون[3] (اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ت) کہ ضروریاتِ دین کا جس طرح انکار کفر ہے یونہی ان میں شک و شبہہ اور احتمال خلاف ماننا بھی کفر ہے یونہی ان کے منکر یا ان میں شاک کو مسلمان کہنا یا اسے کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔ بحر الکلام امام نسفی وغیرہ میں ہے:

من قال بعد نبینا نبی یکفر لانہ انکر النص وکذٰلک لوشک فیہ[4]	جو شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی کے بعد نبی آسکتا ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نص قطعی کا انکار کیا، اسی طرح وہ شخص جس نے اس کے بارے میں شک کیا۔ (ت)

درمختار و بزازیہ و مجمع الانہر وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے:

---

[1] القرآن الکریم ۱۸/۱۱

[2] " ۵۷/۳۳

[3] " ۳۰/۹

[4] بحر الکلام

من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفر[1]

جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے (ت)

ان لعنتی اقوال نجس ترازابوال کے رد میں اواخر صدی گزشتہ میں بکثرت رسائل و مسائل علمائے عرب و عجم طبع ہو چکے اور وہ ناپاک فتنے غارِ مذلت میں گر کر قعرِ جہنم کو پہنچے والحمدللہ رب العالمین۔ اس طائفہ جدیدہ کو اگر طوائف طریدہ کی حمایت سُوجھے گی تو اللہ واحد قہار کا لشکرِ جرار اسے بھی اس کی سزائے کردار پہنچانے کو موجود ہے

قال تعالٰی الم نهلك الاولین ۝ ثم نتبعهم الاٰخرین ۝ کذٰلك نفعل بالمجرمین ۝ ویل یومئذ للمکذبین[2] ۝

اللہ تعالٰی نے فرمایا: کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے، مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں، اس دن کو جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ (ت)

اور اگر اس طائفہ جدیدہ کی نسبت وہ تجویز و احتمال نبوت یا عدمِ تکفیر منکران ختم نبوت معلوم نہ بھی ہو نہ اس کا خلاف ثابت ہو تو اس کا آیہ کریمہ میں افادہ استغراق سے انکار اور ارادہ بعض پر اصرار کیا اسے حکم کفر سے بچالے گا کہ وہ صراحۃً آیہ کریمہ کا اس تفسیر قطعی یقینی اجماعی ایمانی کا منکر و مبطل ہے جو خود حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی اور جس پر تمام اُمتِ مرحومہ نے اجماع کیا اور بنقل متواتر ضروریاتِ دین سے ہو کر ہم تک آئی، مثلاً کوئی شخص کہے کہ شراب کی حرمت قرآن عظیم سے ثابت نہیں ائمہ دین فرماتے ہیں وہ کافر ہو گیا اگرچہ اس کے کلام میں حرمتِ خمر کا انکار نہ تھا، نہ تحریم خمر کا ثبوت صرف قرآن عظیم پر موقوف کہ اس کی تحریم میں احادیث متواترہ بھی موجود، اور کچھ نہ ہو تو خود اس کی حرمت ضروریاتِ دین سے ہے اور ضروریاتِ دین خصوص نصوص کے محتاج نہیں رہتے۔ امام اجل ابوزکریا نووی کتاب الروضہ پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں:

اذا جحد مجمعا علیه یعلم من دین الاسلام ضرورۃ سواء کان فیه نص اولا فان جحدہ یکون کفرا اھ ملتقطا[3]۔

جب کسی نے ایسی بات کا انکار کیا جس کا ضروریاتِ دینِ اسلام میں سے ہونا متفق علیہ معلوم ہے خواہ اس میں نص ہو یا نہ ہو تو اس کا انکار کفر ہے اھ ملتقطاً (ت)

---

[1] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر فصل فی احکام الجزیہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/۶۷۷

[2] القرآن الکریم ۷۷/ ۱۶ تا ۱۹

[3] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی ص ۳۵۲

بعینہٖ یہی حالت یہاں بھی ہے کہ اگرچہ بعثت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ہمیشہ کے لئے دروازۂ نبوت بند ہوجانا اور اس وقت سے ہمیشہ تک کبھی کسی وقت کسی جگہ کسی صنف میں کسی طرح کی نبوت نہ ہوسکنا کچھ اس آیۂ کریمہ ہی پر موقوف نہیں بلکہ اس کے ثبوت میں قاہر و باہر متوافر و متظافر، متکاثر و متواتر حدیثیں موجود اور کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ تعالٰی یہ مسئلہ خود ضروریاتِ دین سے ہے مگر آیت کے معنی متواتر مجمع علیہ قطعی ضروری کا انکار اس پر کفر ثابت کرے گا اگرچہ اس کے کلام میں صراحۃً نفسِ مسئلہ کا انکار نہیں، منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ میں ہے:

لو قال حرمة الخمر لا تثبت بالقرآن کفر ای لانه عارض نص القرآن وانکر تفسیر اهل الفرقان[1]۔	اگر کسی نے کہا شراب کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں تو وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نص قرآنی کے ساتھ معارضہ کیا اور اہل فرقان کی تفسیر کا انکار کیا (ت)

فتاوٰی تتمہ میں ہے:

من انکر حرمة الخمر فی القرآن کفر[2]۔	جس نے قرآن کے حوالے سے حرمتِ شراب کا انکار کیا وُہ کافر ہوگیا (ت)

اعلام امام مکی میں ہمارے علماء سے کلماتِ کفر بالاتفاق میں نقل کیا:

او قال لم تثبت حرمة الخمر فی القرآن[3]۔	یا اس نے کہا قرآن میں حرمتِ شراب کا ثبوت نہیں ہے۔ (ت)

پھر خود فرمایا:

کفرہٖ اعم انه لانص فی القرآن علی تحریم الخمر ظاهر لانه مستلزم لتکذیب القرآن الناص فی غیر ما اٰیة علی تحریم الخمر فان قلت غایة ما فیه انه کذب وهو لایقتضی الکفر قلت ممنوع لانه کذب	جس نے کہا تحریم شراب پر قرآن میں کوئی نص نہیں اس کا کافر ہونا نہایت ہی واضح ہے کیونکہ اس کا یہ قول قرآن کی تکذیب کر رہا ہے قرآن نے متعدد جگہ پر شراب کے حرام ہونے پر تصریح کی ہے، اگر یہ کہا جائے کہ یہ تو صرف اتنا تقاضا کرتا ہے کہ یہ جھوٹ ہو کفر کا

---

[1] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر ملا علی قاری فصل فی الکفر صریحاً و کنایۃً مصطفی البابی مصر ص ۱۹۰

[2] " " " بحوالہ فتاوٰی تتمہ " " " " " " " " " " " " " "

[3] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی ص ۳۷۱

یستلزم انکار النص المجمع علیہ المعلوم من الدین بالضرورۃ۔

تقاضا نہیں کرتا میں کہوں گا یہ بات درست نہیں کیونکہ اس کا یہ قول اس نص قرآنی کے انکار کو مستلزم ہے جس سے ایسا حکم ثابت ہو رہا ہے جو متفق طور پر ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ (ت)

تو اگرچہ یہ طائفہ آیہ کریمہ میں استغراق کے انکار سے ختم تمام نبوت پر دلائل قطعیہ سے مسلمانوں کا ہاتھ خالی نہیں کرسکتا، مگر اپنا ہاتھ ایمان سے خالی کرگیا، ہاں اگر ارباب طائفہ صراحۃً ایمان لائیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کبھی کسی جگہ کسی طرح کی کوئی نبوت کسی کو نہیں مل سکتی، حضور کے خاتم النبیین آخر الانبیاء والمرسلین ہونے میں اصلاً کوئی تخصیص تاویل تقیید تحویل نہیں اور ان تمام مطالب کو نصوص قطعیہ و اجماع یقینی و ضروریاتِ دین سے ثابت یقیناً مانیں اور ان تمام طوائف ملعونہ مذکورہ اور ان کے اکابر کو صاف صاف کافر مرتد کہیں صرف بزعم خود اپنی نحوی و منطقی جہالتوں بطالتوں کج فہمیوں کے باعث آیہ کریمہ میں لام عہد لیں اور استغراق نامستقیم سمجھیں تو اگرچہ بوجہ انکار تفسیر متواتر اجماعی قطعی اسلوب فقہی اس پر اب بھی لزوم کفر مانے مگر ازانجا کہ اس نے اعتقاد صحیح کی تصریح اور کبرائے منکرین کی تکفیر صریح کردی اس کی تکفیر سے زبان روکنا ہی مسلک تحقیق و احتیاط ہوگا، امام مکی بعد عبارت مذکورہ فرماتے ہیں:

ومن ثم یتجہ انہ لو قال الخمر حرام ولیس فی القرآن نص علی تحریمہ لم یکفر لانہ الآن محض کذب وھو لایکفر بہ[2] اھ۔

اسی وجہ سے یہ توجیہ کی جاتی ہے کہ اگر کوئی کہتا ہے شراب تو حرام ہے لیکن قرآن میں اس کی تحریم پر نص نہیں تو وہ کافر نہ ہوگا اس لئے کہ اب وہ محض جھوٹ بول رہا ہے اور اس سے وہ کافر نہ ہوگا اھ (ت)

اقول وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالٰی سے ہے۔ ت) اس تقدیر اخیر پر بھی اس قدر میں شک نہیں کہ یہ طائفہ خائفہ یارِ معین مرتدین و کافرین و بازیچہ کنندہ کلام رب العالمین، و مکذب تفسیر حضور سید المرسلین و مخالف اجماع جمیع مسلمین و سخت بدعقل و گمراہ و بددین ہے،

اوّل تو ظاہر ہی ہے کہ نفی استغراق و تجویز عہد میں یہ ان کفار کا ہمزبان ہوا بلکہ ان خبیثوں نے تو بطور احتمال ہی کہا تھا "جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو" اور اس نے بزعم خود عہد کے لئے ہونا واجب مانا اور استغراق کو باطل و مردود جانا۔

---

[1] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی ص ۳۷۲

[2] " " " " "

دوم اس لئے کہ قرآن عظیم میں حضرات انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کا ذکر پاک بہت وجوہ مختلفہ سے وارد:

(۱) فرداً فرداً خواہ بتصریح اسماء یہ صرف چھبیس[۲۶] کے لئے ہے، آدم[۱]، ادریس[۲]، نوح[۳]، ہود[۴]، صالح[۵]، ابراہیم[۶]، اسحٰق[۷]، اسمٰعیل[۸]، لوط[۹]، یعقوب[۱۰]، یوسف[۱۱]، ایوب[۱۲]، شعیب[۱۳]، موسٰی[۱۴]، ہارون[۱۵]، الیاس[۱۶]، الیسع[۱۷]، ذوالکفل[۱۸]، داؤد[۱۹]، سلیمان[۲۰]، عزیر[۲۱]، یونس[۲۲]، زکریا[۲۳]، یحیٰی[۲۴]، عیسٰی[۲۵]، محمد[۲۶] صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وبارک وسلم یا بر سبیل ابہام مثل قال لهم نبيهم[۱] (اشمویل) (ان کو ان کے نبی (شمویل) نے کہا) و اذ قال لفتٰه[۲] (یوشع) فوجدا عبدا من عبادنا خضر علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جس وقت انہوں نے نوجوان (یوشع) سے کہا تو پایا حضرت موسٰی اور یوشع نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ حضرت خضر علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ ت)

(۲) یا بر سبیل عموم واستغراق اور یہی اوفر و اکثر ہے، مثل قولہ تعالٰی:

قولوا اٰمنا باللّٰه وما انزل الينا (الى قوله تعالٰى) وما اوتى النبيون من ربهم لا نفرق بين احد منهم[۳] وقال تعالٰى ولكن البر من اٰمن باللّٰه واليوم الاٰخر والملٰئكة والكتٰب والنبيين[۴] وقال تعالٰى تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض[۵] وقال تعالٰى كل اٰمن باللّٰه وملٰئكته وكتبه ورسله[۶]، وقال تعالٰى لا نفرق بين

یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا (الٰی قولہ تعالٰی) اور جو عطا کئے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: ہاں اصل نیکی یہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا:

---

[۱] القرآن الکریم ۲/۲۴۸

[۲] القرآن الکریم ۱۸/۶۰ تا ۶۵

[۳] " ۲/۱۳۶

[۴] " ۲/۱۷۷

[۵] " ۲/۲۵۳

[۶] " ۲/۲۸۵

احد من رسلہ[۱]، وقال تعالٰی وما اوتی موسٰی وعیسٰی والنبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم[۲]، وقال تعالٰی اولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین[۳]، وقال تعالٰی والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ ولم یفرقوا بین احد منھم اولٰئک سوف یؤتیھم اجورھم[۴]، وقال تعالٰی فاٰمنوا باللہ ورسولہ[۵]، وقال تعالٰی لئن اقمتم الصلٰوۃ واٰتیتم الزکٰوۃ واٰمنتم برسلی وعزرتموھم[۶] وقال تعالٰی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم[۷] وقال تعالٰی وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین[۸] وقال تعالٰی فلنسئلن الذین ارسل الیھم ولنسئلن المرسلین[۹]، وقال تعالٰی

ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کچھ ملا موسیٰ اور عیسےٰ اور انبیا کو ان کے رب سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا: اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیا اور صدیقین۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انھیں عنقریب اللہ ان کے ثواب دے گا۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا: تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا: تمھارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا: جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا تمھیں کیا جواب ملا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو مگر خوشی اور ڈر سناتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔ اور اللہ تعالےٰ

---

[۱] القرآن الکریم ۲/۲۸۵

[۲] القرآن الکریم ۳/۸۴

[۳] ″ ۴/۶۹

[۴] ″ ۴/۱۵۲

[۵] ″ ۶۴/۸

[۶] ″ ۵/۱۲

[۷] ″ ۵/۱۰۹

[۸] ″ ۶/۴۸

[۹] ″ ۷/۶

عن المؤمنین لقد جاءت رسل ربنا بالحق[1] ، وقال تعالیٰ عن الکافرین قد جاءت رسل ربنا بالحق فهل لنا من شفعاء[2] ، وقال تعالیٰ ثم ننجی رسلنا والذین اٰمنوا[3] ، وقال تعالیٰ واتخذوا اٰیٰتی ورسلی هزوا[4] ، وقال تعالیٰ اولٰئك الذین انعم الله علیهم من النبیین[5] ، وقال تعالیٰ انی لا یخاف لدی المرسلون[6] ، وقال تعالیٰ واذ اخذنا من النبیین میثاقهم ومنك ومن نوح[7] ، وقال تعالیٰ هذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون[8] ، وقال تعالیٰ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین[9] ، وقال تعالیٰ وسلٰم علی المرسلین[10] ، وقال تعالیٰ وجایٔ بالنبیین والشهداء[11] ،

نے مؤمنین سے فرمایا : بیشک ہمارے رب کے رسول حق لائے ۔ اور اللہ نے کفار سے فرمایا : بیشک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی جو ہماری شفاعت کریں ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی بنائی ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : بیشک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اور بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اور سلام ہے پیغمبروں پر ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اس کی امت کے ان پر گواہ ہونگے ۔

---

[1] القرآن الکریم ۴۳/۷

[2] القرآن الکریم ۵۳/۷

[3] 〃 ۱۰۳/۱۰

[4] 〃 ۱۰۶/۱۸

[5] 〃 ۵۸/۱۹

[6] 〃 ۱۰/۲۷

[7] 〃 ۷/۳۳

[8] 〃 ۵۲/۳۶

[9] 〃 ۱۷۱/۳۷

[10] ۱۸۱/۳۷

[11] 〃 ۶۹/۳۹

وقال تعالیٰ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا[۱]، وقال تعالیٰ الذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ھم الصدیقون[۲]، وقال تعالیٰ اعدت للذین اٰمنوا باللہ ورسلہ[۳]، وقال تعالیٰ لقد ارسلنا رسلنا بالبینٰت[۴]، وقال تعالیٰ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی[۵]، وقال تعالیٰ واذا الرسل اقتت لای یوم اجلت[۶]۔ الیٰ غیر ذلک من اٰیات کثیرۃ۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک ضرور ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیار ہوئی ہے ان کے لئے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جب رسولوں کا وقت آئے کس دن کے لئے ٹھہرائے گئے تھے۔ اسی طرح دیگر کثیر آیات ہیں۔ (ت)

(۴) بلحاظ وصف قبلیت یعنی انبیائے سابقین علیٰ نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام مثل قولہ تعالیٰ:

وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیھم من اھل القریٰ[۷]، وقال تعالیٰ وما ارسلنا من قبلک من المرسلین الا انھم لیاکلون الطعام[۸]، وقال تعالیٰ سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل وکان امر اللہ قدرا مقدورا الذین یبلغون رسٰلٰت اللہ[۹]، وقال تعالیٰ و

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے جنہیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے اور اللہ کا کام مقرر تقدیر ہے وہ جو اللہ کے پیام پہنچاتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور

---

[۱] القرآن الکریم ۴۰/۵۱

[۲] القرآن الکریم ۵۷/۱۹

[۳] ″ ۵۷/۲۱

[۴] ″ ۵۷/۲۵

[۵] ″ ۵۸/۲۱

[۶] ″ ۷۷/۱۱-۱۲

[۷] ″ ۱۲/۱۰۹

[۸] ۲۵/۲۰

[۹] ″ ۳۳/۳۸-۳۹

لقد اوحي اليك والى الذين من قبلك[١]، وقال تعالى ما يقال لك الا ما قد قيل للرسل من قبلك[٢]، وقال تعالى كذلك يوحي اليك والى الذين من قبلك الله العزيز الحكيم[٣]، وقال تعالى وسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا[٤] وغير ذلك۔

بیشک وحی کی گئی تمھاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا: تم سے نہ فرمایا جائے گا مگر وہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا: یونہی وحی فرماتا ہے تمھاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف اللہ عزت و حکمت والا۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا: اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے۔ وغیر ذلک۔

(۴) بر سبیل معنی جنسی شامل فرد و جمع بے لحاظ خاص خصوص و شمول مثل قولہ تعالیٰ:

من كان عدوا لله وملئكته ورسله[٥]، وقوله تعالى ان الذين يكفرون بايت الله ويقتلون النبيين بغير حق ويقتلون الذين يامرون بالقسط من الناس فبشرهم بعذاب اليم[٦]، وقوله تعالى ولا يامركم ان تتخذوا الملئكة والنبيين اربابا[٧]، وقوله تعالى ومن يكفر بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الاخر فقد ضل ضلالا بعيدا[٨]، وقوله تعالى ان الذين يكفرون بالله ورسله ويريدون ان يفرقوا بين الله ورسله (الى قوله تعالى) اولئك

جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انھیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا: اور نہ تمھیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرالو۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا: اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں (الی قولہ تعالیٰ) یہی ہیں

---

[١] القرآن الكريم ٦٥/٣٩

[٢] القرآن الكريم ٤٣/٤١

[٣] 〃 ٣/٤٢

[٤] 〃 ٤٥/٤٣

[٥] 〃 ٩٨/٢

[٦] 〃 ٢١/٣

[٧] 〃 ٨٠/٣

[٨] 〃 ١٣٦/٤

[٩] 〃 ١٥٠/٤

هم الكفرون حقاً وغيرها۔

ٹھیک ٹھیک کافر وغیرہا۔

(۵) یا خاص خاص جماعت خواہ اس کا خصوص کسی وصف یا اضافت یا اور وجوہ بیان سے نفس کلام میں مذکور اور اس سے مستفاد ہو، مثل قولہ تعالیٰ :

ولقد آتينا موسى الكتب وقفينا من بعده الرسل[1]، وقال تعالى في بني اسرائيل : ولقد جاءتهم رسلنا بالبينت[2]، وقال تعالى في التوراة : يحكم بها النبيون الذين اسلموا للذين هادوا[3]، وقال تعالى ما ذكر نوحا ثم رسولا آخر : ثم ارسلنا رسلنا تترا[4]، ثم قال : ثم ارسلنا موسى[5]، وقال تعالى : انا اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح والنبيين من بعده[6]، فالمراد من بين هود وموسى عليهم الصلوة والسلام، وقال تعالى : فقل انذرتكم صعقة مثل صعقة عاد وثمود اذ جاءتهم الرسل من بين ايديهم ومن خلفهم[7]، وقال تعالى بعد ذكر نوح وابراهيم، ثم قفينا على آثارهم

اور بیشک ہم نے موسٰی کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے بارے میں فرمایا : اور بیشک ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں فرمایا : اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی ۔ اور اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام پھر ایک اور رسول کے ذکر کے بعد فرمایا پھر ہم نے اپنے رسول بھیجے ایک پیچھے دوسرا ۔ پھر فرمایا : پھر ہم نے موسٰی کو بھیجا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : بیشک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی ۔ ان ہود اور موسٰی کے درمیان والے نبی علیہم الصلوٰۃ والسلام مراد ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے جیسی کڑک عاد و ثمود پر آئی تھی ۔ جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرتے تھے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے نوح اور ابراہیم کے ذکر کے بعد فرمایا : پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول

---

[1] القرآن الکریم ۱۵۱/۴

[2] القرآن الکریم ۳۲/۵

[3] " ۴۴/۵

[4] " ۴۴/۲۳

[5] " ۴۵/۲۳

[6] " ۱۶۳/۴

[7] " ۱۳ و ۱۴/۴۱

برسلنا[1] بھیجے۔ (ت)

یا بوجہ عہد حضوری مثل قولہ تعالٰی :

قال یقوم اتبعوا المرسلین[2]

بولا اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو۔ (ت)

یا ذکری مثل قولہ تعالٰی :

فی قوم نوح وھود و صالح ولوط و شعیب بعد ما ذکرھم علیھم الصلٰوۃ والسلام ، تلك القری نقص علیك من انبائھا و لقد جاءتھم رسلھم بالبینٰت[3]

نوح ، ہود ، صالح ، لوط اور شعیب علیہم الصلٰوۃ والسلام کی قوم کا ذکر کرنے کے بعد یہ بستیاں ہیں جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں اور بیشک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے (ت)

یا علمی مثل قولہ تعالٰی :

واضرب لھم مثلا اصحٰب القریۃ اذ جاءھا المرسلون[4] ، وقال تعالٰی سنکتب ما قالوا وقتلھم الانبیاء بغیر حق[5] ، وغیر ذلك۔

اور ان سے نشانیاں بیان کرو اس شہر والوں کی جب ان کے پاس فرستادے آئے۔ اب ہم لکھ رکھیں گے ان کا کہا اور انبیاء کو ان کا ناحق شہید کرنا ، وغیر ذلک (ت)

اب **اولاً** اگر آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین[6] (اور ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) میں لام عہد خارجی کے لئے ہو جیسا کہ یہ طائفہ خارجیہ گمان کرتا ہے اور وہ یہاں نہیں مگر ذکری ، اور ذکر کو دیکھ کر کہ اتنے وجوہ مختلفہ پر ہے اور ان میں صرف ایک وجہ وہ ہے جو بداہۃً کلام کریم میں مراد ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی ، یعنی وجہ سوم کہ جب انبیاء موصوف بوصف قبلیت و مقید بقید سبقت لے گئے یعنی وہ انبیاء جو حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پہلے ہیں تو اب حضور کو ان کا خاتم ان کا آخر ان سے زمانے میں متاخر کہنا محض لغو و فضول و کلام مہمل و معطل و مخسول ہوگا جس کا حاصل حمل اولٰی بدیہی مثل زید زید ہے سے زائد نہ ہوگا کہ جب ان کو حضور سے اگلا کہہ دیا حضور کا ان سے پچھلا ہونا آپ ہی معلوم ہوا

---

[1] القرآن الکریم ۵۷/ ۲۷

[2] القرآن الکریم ۳۶/ ۲۰

[3] " ۷/ ۱۰۱

[4] " ۳۶/ ۱۳

[5] " ۳/ ۱۸۱

[6] " ۳۳/ ۴۰

اسے بالخصوص مقصود بالافادہ رکھنا قرآن عظیم تو قرآن عظیم اصلاً کسی عاقل انسان کے کلام کے لائق نہیں، نہ کہ وہ بھی مقام مدح میں کہ ؎

چشمانِ تو زیر ابروانند
دندانِ تو جملہ در دہانند
(تمھاری آنکھیں زیرِ ابرو ہیں اور تمام دانت منہ کے اندر ہیں)

سے بھی بدتر حالت میں ہے کہ شعر نے کسی افادہ کی عبث تکرار نہ کی اور بات جو کہی وہ بھی واقعی تعریف کی تھی، احسن تقویم[1] (اچھی صورت۔ ت) سے بعض اوضاع کا بیان ہے اسے مقام مدح میں یوں مہمل جانا گیا کہ ایک عام مشترک بات کا ذکر کیا ہے بخلاف اس معنی کے کہ اس میں صراحۃً عبث موجود اور معنیٔ مدح بھی مفقود، اور پھر عموم و اشتراک بھی نقد وقت کہ ہر شے اپنے اگلے سے پچھلی ہوتی ہے، الغرض یہ وجہ تو یوں مندفع ہوجائے گی کہ اصلاً محلِ افادہ و صالحِ ارادہ نہیں، اور اس طائفہ خارجیہ کے طور پر وجہ دوم کو بھی نامحتمل مان لیجئے پھر بھی اول و چہارم و پنجم سب محتمل رہیں گی اور پنجم میں خود وجوہ کثیر ہیں، کہیں من بعد موسٰی، کہیں من بعد نوح، کہیں انبیائے بنی اسرائیل، کہیں من بعد ہود و موسٰی، کہیں صرف انبیائے عاد و ثمود، کہیں انبیائے قوم نوح و عاد و ثمود، کہیں من بعد ابراہیم قوم لوط و مدین وغیر ذلک، بہرحال ذکر وجوہ کثیرہ مختلفہ پر آیا ہے اور یہاں کوئی قرینہ و بینہ نہیں کہ ان میں ایک وجہ کی تعیین کرے تو معلوم نہیں ہوسکتا کہ کون سے مذکور کی طرف اشارہ ہوا، پھر عہد کہاں رہا، سرے سے عہد کا مبنٰی ہی کہ تعیین ہے منہدم ہوگیا کہ اختلاف و تنوع مطلقاً منافیٔ تعیین، نہ کہ اتنا کثیر، پھر عہدیت کیونکر ممکن۔

ثانیاً جب کہ اتنی وجوہ کثیرہ محتمل اور قرآن عظیم نے کوئی وجہ بیان نہ فرمائی، حدیث کا بیان صحیح تو یہی عموم و استغراق ہے کہ لا نبی بعدی[2] (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ت) کما سیأتی۔ اس تقدیر پر جب اشارہ ذکر استغراق کی طرف ٹھہرا عہد و استغراق کا حاصل ایک ہوگیا اور وہی احاطہ تامہ کہ معتقد اہلِ اسلام تھا ظاہر ہوا مگر یہ اس طائفے کو منظور نہیں، لاجرم آیت کہ بر تقدیر عہدیت مجمل تھی بے بیان رہی اور وہی منقطع ہو کر متشابہات سے ہوگئی، اب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہنا محض اقرار لفظ بے فہم معنی رہ گیا جس کی مراد کچھ معلوم نہیں، کوئی کافر خود زمانہ اقدس حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی

---

[1] القرآن الکریم ۹۵/ ۴

[2] صحیح البخاری باب ما ذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۹۱

علیہ وسلم میں کتنے ہی انبیاء مانے حضور کے بعد ہر قرن وطبقہ وشہر وقریہ میں ہزار ہزار اشخاص کو نبی جانے خود اپنے آپ کو رسول اللہ کہے[1] اپنے استاذوں کو مرسلین اولوا العزم بتائے آیۂ کریمہ اس کا بال بیکا نہیں کرسکتی کہ آیت کے معنی ہی معلوم نہیں جس سے حجت قائم ہوسکے، کیا کوئی مسلمان ایسا خیال کرے گا، حاشا وکلا۔

ثالثاً میں تکثر وتزاحم معانی پر کیوں بنا کروں، سوائے استغراق کوئی معنی لے لیجئے سب پر یہی آتش در کاسہ رہے گی کہ پچھلی جھوٹی کاذبہ ملعونہ نبوتوں کا در آیت بند نہ کرسکے گی، معنی اول یعنی افراد مخصوصہ معینہ مراد لے تو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انھیں معدود انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خاتم ٹھہرے جن کا نام یا ذکر معین علی وجہ الابہام قرآن مجید میں آگیا ہے جن کا شمار تیس چالیس نبی تک بھی نہ پہنچے گا، یونہی بر تقدیر معنی پنجم یعنی جماعات خاصہ خاص اپنی جماعت کے خاتم ٹھہریں گے، باقی جماعات صادقہ سابقہ کے لئے بھی خاتمیت ثابت نہ ہوگی، چہ جائے جماعات کاذبہ آئندہ اور معنی سوم میں صاف تخصیص انبیائے سابقین کی ہوجائے گی کہ جو نبی پہلے گزر چکے ان کے خاتم ہیں تو پچھلوں کی کیا بندش ہوئی بلکہ پیچھے اور آئے تو وہ ان کے بھی خاتم ہوں گے، رہے معنی چہارم جنسی اس میں جمیع مراد لینا اس طائفہ کو منظور نہیں ورنہ وہی ختم الشیٔ لنفسہ لازم آئے، لاجرم مطلقاً کسی ایک فرد کے اختتام سے بھی خاتمیت صادق مانے گا کہ صدق علی الجنس کے لئے ایک فرد پر صدق کافی ہے تو یہ سب معانی سے اخس وارذل ہوا اور حاصل وہی ٹھہرا کہ آیت بہر نہج فقط ایک دو یا چند یا کل گزشتہ پیغمبروں کی نسبت صرف اتنا تاریخی واقعہ بتاتی ہے کہ ان کا زمانہ ان کے زمانے سے پہلے تھا، اس سے زیادہ آئندہ نبوتوں کا وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتی، نہ ان سے اصلاً بحث کرتی ہے، طوائف ملعونہ مہدویہ و قادیانیہ وامیریہ ونذیریہ ونانوتویہ واشباہم لعنہم اللہ تعالٰی کا یہی تو مقصود تھا، وہ اس طائفہ خارجیہ نے جی کھول کر امضا یہ کرلیا، وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[2] (اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ت) اصل بات یہ ہے کہ معانی قطعیہ جو تمام مسلمین میں ضروریات دین سے ہوں جب ان پر نصوص قطعیہ پیش نہ کئے جائیں تو مسلمانوں کو احمق بنا لینا اور معتقدات اسلام کو تخیلات عوام ٹھہرا دینا ایسے خبثا کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے اور نصوص میں احادیث پر نہ عام لوگوں کی نظر نہ ان کے جمیع طرق وادراک تواتر پر دسترس، وہاں ایک بحث میں کام نکل جاتا ہے کہ یہ باب عقائد ہے اس

---

[1] دیکھو تحذیر الناس۔

[2] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

میں بخاری ومسلم[عہ۱] کی بھی صحیح احادیثیں مردود ہیں۔ ہاں ایسی جگہ ان جیسے اندھوں کی کچھ کور دبتی ہے تو قرآن عظیم سے کہ بغرضِ تلبیسِ عوام برائے[عہ۲] نام اسلام کا ادعا ہو کر قرآن پر صراحۃً انکار کا شتر خر در گل ہے، لہذا وہاں تحریفِ معنوی کے چال چلتے اور کلام اللہ کو اُلٹے بدلتے ہیں کہ جب آیت سے مسلمانوں کو ہاتھ خالی کرلیں پھر گونہ وحی شیطانی کا راستہ کھل جائے گا واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون[۱] (اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا ہے اگرچہ برا مانیں کافر۔ ت)

سوم یعنی اس طائفہ کا مکذب تفسیرِ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہونا وہ ہر ادنی خادمِ حدیث پر روشن، یہاں اجمالی دو حرف ذکر کریں، صحیح مسلم شریف ومسند امام احمد وسنن ابوداؤد و جامع ترمذی وسنن ابن ماجہ وغیرہا میں ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی[۲]۔

بیشک میری امتِ دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ضیاء مقدسی صحیح مختارہ میں حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یکون فی امتی کذابون دجالون سبعۃ وعشرون منھم اربعۃ نسوۃ وانی خاتم النبیین لانبی بعدی[۳]۔

میری امتِ دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بیشک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن ترمذی وتفسیر ابن ابی حاتم وتفسیر ابن مردویہ میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ

عہ۱ دیکھو براہین قاطعہ گنگوہی۔

عہ۲ دیکھو تحذیر الناس

---

[۱] القرآن الکریم ۶۱/ ۸

[۲] جامع ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء لاتقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون امین کمپنی دہلی ۲/ ۴۵

[۳] المعجم الکبیر للطبرانی ترجمہ حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ حدیث ۳۰۲۶ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۳/ ۱۷۰

ت سے ہے، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل ابتنٰی دارا فاکملھا و احسنھا الا موضع لبنۃ فکان من دخلھا فنظر الیھا قال ما احسنھا الا موضع اللبنۃ فانا موضع اللبنۃ ختم بی الانبیاء۔[1]

میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پُورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وُہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیاء ختم کر دیے گئے۔

صحیح مسلم و مسند احمد میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی و مثل النبیین من قبلی کمثل رجل بنی دارا فاتمھا الا لبنۃ واحدۃ فجئت انا فاتممت تلك اللبنۃ۔[2]

میری اور سابقہ انبیاء کی مثل اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہُوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔

مسند احمد و صحیح ترمذی میں بافادہ تصحیح ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی فی النبیین کمثل رجل بنٰی دارا فاحسنھا و اکملھا و اجملھا و ترك فیھا موضع لبنۃ لم یضعھا فجعل الناس یطوفون بالبنیان و یعجبون منہ و یقولون لو تم موضع ھذہ اللبنۃ فانا فی النبیین موضع تلك اللبنۃ۔[3]

پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت و کامل و خوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی و خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پُوری ہو جاتی تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

---

[1] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کون النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۴۸
صحیح البخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین " " " ۱/ ۵۰۱

[2] مسند امام احمد حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۳/ ۹

[3] جامع ترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فضل النبی صلے اللہ علیہ وسلم آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۰۱

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی و تفسیر ابن مردویہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے یہی مثل بیان کرکے ارشاد فرمایا:

فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین[1]۔ تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم۔

چہارم کا بیان اوپر گزرا، پنجم سے اس طائفہ کی گمراہی بھی واضح ہوچکی کہ تفسیر رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا رد کرنے والا اجماعی قطعی اُمت مرحومہ کا خلاف کرنے والا سوا گمراہ و بددین کے کون ہوگا،

نولہ ماتولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا[2]۔ ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔ (ت)

رہی بدعقلی وہ اس کے ان شبہات، واہیات، خرافات، مزخرفات کی ایک ایک ادا سے ٹپک رہی ہے، جو اس نے اثبات ادعائے باطل "عہد خارجی" کے لئے پیش کئے اہلِ علم کے سامنے ایسے مہملات کیا قابلِ التفات، مگر حفظ عوام وازالہ اوہام کے لئے چند حروف مجمل کا ذکر مناسب واللہ الھادی وولی الایادی (اور اللہ تعالٰی ہی ہدایت دینے والا اور طاقتوں کا مالک ہے۔ ت)

شبہۂ اولٰی میں اس طائفہ نے عبارت توضیح کی طرف محض غلط نسبت کی حالانکہ توضیح میں اس عبارت کا نشان نہیں بلکہ وہ اس کے حاشیہ تلویح کی ہے،

اقول اولاً اگر یہ مدعیانِ عقل اسی اپنی ہی نقل کی ہوئی عبارت کو سمجھتے اور قرآن عظیم میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وجوہ ذکر کو دیکھتے تو تیقن کرتے کہ آیۂ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین[3] (اور لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء میں سے آخری ہیں۔ ت) میں لام عہد خارجی کے لئے ہونا محال ہے کہ بوجہ تنوع وجوہ ذکر وعدم اولویت وترجیح جس کا بیان مشرحاً گزرا، کمال تمیز جدا سرے سے کسی وجہ معین کا امتیاز ہی نہ رہا تو یہی عبارت شاہد ہے کہ یہاں "عہد خارجی" "ناممکن" کاش مکر کے لئے بھی کچھ عقل ہوتی تو اس کی جگہ توضیح ہی کی گول عبارت العھد ھو الاصل ثم الاستغراق ثم تعریف الطبیعۃ[4] (عہد اصلی ہے پھر استغراق اور پھر جنس۔ ت) کی نقل ہوتی کہ خود نفس عبارت تو ان کی جہالت و

---

[1] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کون النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۴۸

[2] القرآن الکریم ۴/۱۱۵

[3] القرآن الکریم ۳۳/۴۰

[4] توضیح علی التنقیح الفاظ العام الجمع معرف باللام المکتبۃ الرحیمیہ دیوبند سہارنپور بھارت ۱/۱۴۵

سفاہت پر شہادت نہ دیتی اگرچہ اس سے دو ہی سطر پہلے اسی توضیح میں متن تنقیح کی عبارت ولا لبعض الافراد لعدم الاولویۃ[1] (اور نہ بعض افراد کیونکہ اولٰی نہیں۔ ت) اس کی صفر الشکلی کو بس ہوتی مگر یہ کیونکر کھلتا کہ طائفہ حائفہ کو دوست و دشمن میں تمیز نہیں صریح مضر کو نافع سمجھتا ہے لہذا نام تو لیا توضیح کا اور براہ بدقسمتی عبارت نقل کردی تلویح کی جس میں صاف صریح ان عقلاء کی تسفیہ اور ان کے وہم کاسد کی تقبیح تھی، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ثانیاً توضیح کا مطلب سمجھنا تو بڑی بات، خود اپنا ہی لکھا نہ سمجھا کہ جب عہد خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔ ہم اوپر واضح کر آئے کہ عہد خارجی مزعوم طائفہ خارجیہ سے معنی درست نہیں ہوسکتے، آیہ کریمہ قطعاً آئندہ نبوتوں کا دروازہ بند فرماتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہی معنی اس کے بیان فرمائے، تمام امت نے سلفاً وخلفاً اس کے یہی معنی سمجھے اور اس عہد خارجی پر آیت کو اس سے کچھ مس نہیں رہتا تو واجب ہے کہ استغراق مراد ہو، اسی تلویح میں اسی عبارت منقولہ طائفہ کے متصل ہے:

ثم الاستغراق الی ان قال فالاستغراق هو المفهوم من الاطلاق حیث لاعهد فی الخارج خصوصا فی الجمع الی قوله هذا ما علیه المحققون[2]۔

پھر استغراق (تا) اطلاق سے استغراق مفہوم ہوتا ہے جہاں عہد خارجی نہ ہو خصوصاً جمع میں (تا) محققین کی یہی رائے ہے (ت)

ثالثاً بہت اچھا اگر فرض کریں کہ لام عہد خارجی کے لئے ہے تو اس سے بھی قطعاً یقیناً استغراق ہی ثابت ہوگا کہ وجوہ خمسہ سے اول وسوم وپنجم کا بطلان تو دلائل قاہرہ سے اوپر ثابت ہولیا اور واضح ہوچکا کہ خود جن سے کلام الٰہی کا اولاً واصالۃً خطاب تھا یعنی حضور پُرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، انھوں نے ہرگز اس آیت سے صرف بعض افراد معینہ یا کسی جماعت خاصہ کو نہ سمجھا اب نہ رہیں مگر وجہ دوم وچہارم یعنی وہ جو قرآن عظیم میں بروجہ اکثر و اوفر ذکر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام بروجہ عموم واستغراق تام ہے اسی وجہ معہود کی طرف لام النبیین مشیر ہے تو اس عہد کا حاصل بحمداللہ تعالٰی وہی استغراق کامل جو مسلمانوں کا عقیدہ ایمانیہ ہے یا ذکر جنسی کی طرف اشارہ ہے اور ختم کا حاصل نفی معیت وبعدیت ہے، جیسے اولویت بمعنی نفی معیت وقبلیت تعریفات علامہ سید شریف قدس سرہ الشریف میں ہے:

---

[1] توضیح علی التنقیح الفاظ العام الجمع معرف باللام المکتبۃ الرحیمیہ دیوبند سہارنپور بھارت ۱/۱۴۷

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۱/۱۵۰

الاول فرد لایکون غیرہ من جنسہ سابقا علیہ ولا مقارنا لہ[1]

اوّل فرد ہے کیونکہ اس کا کوئی ہم جنس اس سے پہلے نہیں اور نہ اس کے ساتھ متصل ہے (ت)

حدیث شریف میں ہے:

انت الاول فلیس قبلک شیئ وانت الاٰخر فلیس بعدک شیئ[2]، رواہ مسلم فی صحیحہ و الترمذی واحمد وابن ابی شیبۃ وغیرھم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وللبیہقی فی الاسماء والصفات عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ کان یدعو بھٰؤلاء الکلمات اللھم انت الاول فلا شیئ قبلک وانت الاٰخر فلا شیئ بعدک[3]

تُو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شیئ نہیں، اور تُو آخر میں ہے تیرے بعد کوئی شیئ نہیں۔ اسے مسلم نے اپنی صحیح میں، ترمذی، امام احمد اور ابن ابی شیبہ وغیرہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت ہے۔ امام بیہقی نے الاسماء الصفات میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دُعا فرمایا کرتے، اے اللہ! تُو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شیئ نہیں اور تُو آخر ہے تیرے بعد کوئی شیئ نہیں (ت)

تو خاتم النبیین کا حاصل ہمارے حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ اور بعد جنس نبی کی نفی ہوئی اور جنس کی نفی عرفًا و لغۃً وشرعًا جملہ افراد ہی سے ہوتی ہے ولہذا لائے نفی جنس صیغ عموم سے ہے جیسے لارجل فی الدار ولہذا الا الٰہ الا اللہ ہر غیر خدا سے نفی الوہیت کرتا ہے، یوں بھی استغراق ہی ثابت ہوا، وللہ الحمد۔ (نامکمل دستیاب ہوا)

---

[1] التعریفات باب الالف انتشارات ناصر خسرو ایران ص ۱۷

[2] صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب الدعاء عند النوم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۳۴۸

مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الدعاء حدیث ۹۳۰۶۲ ادارۃ القرآن کراچی ۱۰/ ۲۵۱

[3] الاسماء والصفات للبیہقی مع فرقان القرآن باب ذکر اسماء التی تتبع اثبات الباری الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ص۱۱